بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا دین صرف ایک — یعنی اسلام

اللہ تعالیٰ ہمارا حاکم ہے، اطاعت وعبادت صرف اُسی کا حق ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے جو قانون ہمارے لئے بھیجا ہے اس قانون کو دین کہتے ہیں۔ اور اس دین کا نام اسلام ہے۔ ارشادِ باری ہے:۔

رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ) "میں نے تمہارے لئے جس دین کو پسند کیا وہ اسلام ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا نام اسلام رکھا اور اس اسلام کو اپنے تمام بندوں پر واجب العمل قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ۱۹) "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے"۔

اسلام کے علاوہ کوئی دین یا قانون اللہ کے بندوں پر نافذ نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اسلام کے علاوہ کسی اور دین یا قانون کو حق مانتے ہیں، اُس پر چلتے ہیں یا اُس کے متلاشی ہیں اُن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ ○ "کیا ان لوگوں کو اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش ہے حالانکہ آسمان و زمین والے سب طوعًا و کرھًا اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں اور اُسی کی طرف ان سب کو لوٹ کر جانا ہے"۔

جو لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور قانون یا ضابطہ کی پیروی کرتے ہیں وہ آخرت میں سُرخرو نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ "جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہوگا تو وہ دین اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا"

اسلام کے معنی اطاعت و فرمانبرداری کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا (ع ۲۳) "تمہارا الٰہ صرف ایک ہے لہٰذا صرف اُسی کیلئے اسلام لاؤ یعنی صرف اُسی کی فرمانبرداری کرو"۔

اسلام کے معنی سپرد کر دینے کے بھی ہیں جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے، اب وہ اپنی خواہشات پر نہیں چلتا بلکہ اُس کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالیٰ کے اشارہ پر ہوتی ہیں۔ وہ آزاد نہیں ہوتا بلکہ احکام الٰہی کا پابند ہوتا ہے، اُس کا تو پھر یہ قول ہوتا ہے:۔

مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (انعام ۱۶۳) "میری زندگی اور موت سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے"۔

اسلام کے معنی سر جھکانے یعنی سر تسلیم خم کر دینے کے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ (البقرۃ) "البتہ جو شخص اللہ کیلئے سر تسلیم خم کر دے اور نیک کام کرتا ہے اُس کیلئے اُس کے رب کے پاس (اچھا بدلہ)"

اسلام ہی ہدایت ہے اور اسلام پر چلنے ہی سے ہدایت ملتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ (اے رسول!) اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو کہہ دیجئے کہ

وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ○ (آل عمران ۲۰)

میں نے اور میرے متبعین نے اللہ کیلئے سر تسلیم خم کر دیا ہے اور (اے رسولؐ) آپ اہل کتاب اور ناخواندہ لوگوں سے پوچھئے" کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟ اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ہدایت یاب ہو جائیں گے اور اگر وہ (اسلام سے) منہ موڑیں تو آپکے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے"۔

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ (انعام ۱۴)

(اے رسولؐ) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کروں"۔

اسلام ایک نعمت ہے اور یہ نعمت اسی کو ملتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پانے کی توفیق ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (انعام ۱۲۵)

"جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اُسکے سینہ کو اسلام کیلئے کھول دیتا ہے"۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (زمر ۲۲)

"جس شخص کے سینہ کو اللہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے تو پھر وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی پر پر ہوتا ہے"۔

آیات بالا سے ثابت ہوا کہ اسلام نور ہدایت ہے، یہ ہدایت اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ انسانوں کے افکار اور تصورات کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (بقرہ)

(اے اولاد آدم) جب کبھی میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی اُنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى (بقرہ) (اے رسولؐ) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے"۔

یہ ہدایت اسلام کی صورت میں نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اب کسی اور چیز کی پیروی میں گمراہی کے سوا اور کیا مل سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے نازل کردہ قانون (یعنی اسلام) کی پیروی کو فرض کر دیا اور دوسروں کی پیروی کو حرام کر دیا۔ ارشادِ باری ہے:۔

اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ (پ۸) (اے لوگو!) جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوئی ہے (صرف) اُس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو۔"

جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اُسے کامل بھی کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (پ۶) "آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔"

اے ایمان والو! اس آیت پر غور کیجئے، سوچئے کہ آپ کا دین کامل ہے یا نہیں؟ کیا اس میں کوئی کمی ہے، کیا اس میں کوئی نقص ہے؟ اگر اس دین میں کوئی کمی یا نقص ہے تو پھر دین کامل نہیں ہو سکتا یقیناً اس دین کو آپ کامل ہی سمجھتے ہوں گے۔ تو پھر سوچئے کہ یہ دین کس دن کامل ہوا تھا۔ آپ یہی کہیں گے کہ اُس دن کامل ہوا تھا جس دن مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تھی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً تین مہینے پہلے نازل ہوئی تھی گویا دینِ اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں کامل ہوا تھا۔ پھر آپ سوچئے کہ وہ کیا چیزیں تھیں جن میں یہ دین کامل ہوا تھا۔ یقیناً وہ دو ہی چیزیں تھیں۔ ایک قرآن مجید، دوسری حدیث شریف۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اسلام صرف قرآن وحدیث کے اندر محفوظ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہیئے کہ اسلام، قرآن وحدیث کا نام ہے۔ ان ہی دو چیزوں میں اسلام مکمل ہوا تھا تیسری کوئی چیز اس دین میں نہ اُس وقت شامل تھی اور نہ اب شامل ہو سکتی ہے۔ تیسری چیز اس دین میں اُسی وقت شامل ہو سکتی ہے جب اس دین کو ناقص مانا جائے لیکن یہ عقیدہ قرآن مجید کے خلاف ہے لہٰذا کفر ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اسلام کامل دین ہے لہٰذا اب اس میں نہ کسی کے اجتہاد وقیاس کو داخل کرنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے اور نہ کسی نیک کام کو شامل کرنے کا جو پہلے سے اس میں موجود نہ ہو۔ یعنی اسلام میں رائے اور بدعتِ حسنہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

قارئین کرام، اسلام کو کامل مان لینے کے بعد اب آپ ذرا اپنی حالت کا بھی جائزہ لیجئے کیا آپ کا دین وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ کیا آپ کا دین قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ ومحصور ہے یا قرآن وحدیث کے علاوہ بھی بعض چیزوں کو آپ نے دین شمار کر رکھا ہے۔ اگر آپ اس دین کو قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ ومحصور مانتے ہیں تو پھر آپ فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں؟ سب کا دین ایک کیوں نہیں ہوتا؟ کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ آپ نے سرچشمۂ ہدایت سے آگے بڑھ کر کسی اور چیز کو بھی ہدایت سمجھ رکھا ہے! کیا یہ صحیح نہیں کہ آپ نے ائمہ اور علماء کے فتووں اور اجتہادات کو

بھی دین سمجھ رکھا ہے، یہی نہیں بلکہ قرآن و حدیث کو اُن کا تابع کر دیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے قانون کو انسانوں کی رائے کا تابع کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ کفر نہیں ہے؟۔

کیا آپ نے کبھی مذہبی دُنیا کا جائزہ لیا، یہ تو ضرور ہے کہ بعض فرقے بعض فرقوں کو گمراہ سمجھتے ہیں لیکن بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ان چار یا پانچ فرقوں کے فرقہ وارانہ مذاہب میں سے ہر ایک اسلام ہے یا ان فرقہ وارانہ مذاہب کا مجموعہ اسلام ہے۔ ظاہر ہے کہ دوسری بات کا تو آپ بڑی آسانی سے انکار کر دیں گے اس لئے کہ اس کو مان لینے کے بعد تو کسی مذہب میں بھی پُورا اسلام نہیں ہوگا۔ اسلام کا ایک جز ہی ہوگا اور یہ بات کسی کو منظور نہیں ہوگی کہ وہ اپنے مذہب کو کامل اسلام نہ سمجھے۔ رہ گئی دوسری صورت یعنی ان میں سے ہر ایک اسلام ہے، تو پھر ایک اور مشکل پیش آئیگی۔ وہ یہ کہ ان فرقہ وارانہ مذاہب میں بے حد اختلاف ہے، حلال و حرام کا فرق ہے۔ ایک ہی چیز ایک مذہب میں حلال ہے تو دوسرے میں حرام ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ دونوں حق پر ہیں، یعنی دونوں فرقہ وارانہ مذہب اسلام ہیں۔ سوچئے کیا ہر ایک کو اسلام ماننے کے بعد نتیجہ یہ نہیں نکلیگا کہ ایک اسلام کے کئی اسلام بن جائیں گے۔ کیا یہ ممکن ہے؟ کیا یہ صحیح ہے! ہرگز نہیں، ایک نومسلم اس بات سے کتنا پریشان ہوگا جبکہ اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ تمام مذاہب ایکدوسرے کے مخالف ہوتے ہوئے بھی اسلام ہیں۔ اگر کسی مذہب میں کوئی چیز حلال ہے تو وہ بھی اسلام ہے، اگر دوسرے مذہب میں وہی چیز حرام ہے تو وہ بھی اسلام ہے۔ ایں چہ بوالعجبیست۔ اس کے مقابلہ میں اگر اُس نومسلم سے یہ کہدیا جائے کہ بس جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے، وہ اسلام ہے۔" تو یہ بات اُس کیلئے کتنی سکون بخش ہوگی۔

قارئین کرام غور کیجیے، آخر ان مذاہب کے بنانے کی کیا ضرورت تھی، فتووں کو دین میں داخل کرنے کی کیا ضرورت تھی، کیا قرآن و حدیث میں کامل اسلام نہیں تھا۔ اگر نہیں تھا تو یہ ماننا پڑیگا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا اسلام ناقص تھا نعوذ باللہ من ذٰلك۔ ان فتووں نے ایک اسلام کے کئی اسلام بنا دئے ان کی وجہ سے امت کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔ اللہ اور اس کے رسُول نے جس بات کی سختی سے ممانعت کی تھی امت اسی پر کاربند ہو گئی پھر جو نقصان ہوا وہ ظاہر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران) "اللہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقہ فرقہ نہ ہو۔"

اللہ کی رسّی یقیناً اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے جو اُس نے نازل فرمائی ہے اور جو ظاہر ہے کہ صرف قرآن و حدیث کے اندر محفوظ ہے، لہٰذا صرف قرآن و حدیث کو دین ماننے کے بعد ہی ہم سب ایک ہو سکتے ہیں اور فرقہ بندی سے بچ سکتے ہیں۔

اہل کتاب میں بھی کئی فرقے ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُن کی روش سے ہوشیار کر کے فرقہ بندی کی ممانعت فرمائی تھی، ارشاد باری ہے:۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا "(اے ایمان والو) تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ فرقہ
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَ ہوگئے اور واضح دلائل آنے کے بعد بھی اپنے اختلافات
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (آل عمران ۱۰۵) پر جمے رہے ایسے لوگوں کیلئے عذابِ عظیم ہے۔"

دوسری جگہ پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی غلط روش کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا "اہلِ کتاب دلیل آجانے کے بعد بھی متفرق رہے (یعنی
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَا اپنے اپنے مذہب پر جمے رہے) حالانکہ انہیں یہ حکم دیا
أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں۔ دین کو خالص
لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (البینۃ ۵) اللہ کیلئے مانتے ہوئے صرف اللہ کیلئے ہو جائیں۔"

لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، علماء کے فتووں اور فرقہ وارانہ مذاہب کو بھی دین سمجھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان معلوم ہو جانے کے بعد بھی اپنے اپنے علماء کی باتوں پر جمے رہے، گویا انہوں نے ان علماء کی عبادت کی حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کیلئے ہی عبادت کریں۔

قارئین کرام سوچیے، کیا یہی صورت موجودہ فرقوں میں نہیں پائی جاتی؟ کیا قرآن و حدیث کے ٹھوس دلائل مل جانے کے بعد بھی ہر فرقے کے لوگ اپنے اپنے مذہب پر جمے نہیں رہتے؟ غور کیجیے کیا یہ فعل آیتِ بالا کی رُو سے شرک نہیں؟ کاش ان لوگوں میں اختلاف نہ ہوتا اور اگر ہو گیا تھا تو واضح دلیل مل جانے کے بعد اُسے ختم کر دیتے، کاش اس اختلاف کو بنیاد بنا کر فرقہ نہ بناتے، اصول ایک ہی مانتے یعنی صرف قرآن و حدیث ہی کو دین سمجھتے۔ جب آیت یا حدیث مل جاتی تو اُس کی روشنی میں اپنے آپ کو موڑ لیتے، آیت یا حدیث کو نہ موڑتے، اپنے اختلاف کی خاطر قرآن و حدیث سے صرفِ نظر نہ کرتے۔ نہ قرآن و حدیث کو اپنے مذہب کا تابع بناتے۔ اے کاش اگر ایسا ہوتا تو یہ فرقہ بندی کی لعنت کبھی مسلط نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ کا راستہ ایک تھا ہم صرف اُسی پر چلتے تو ایک رہتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ "یہ میرا سیدھا راستہ ہے، اس پر چلتے رہو
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ اور (خبردار) دوسرے راستوں پر نہ چلنا ورنہ
سَبِيلِهِ (انعام ۱۵۳) وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔"

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا (روم ۳۰) "دین (اسلام) پر یکسو ہو کر قائم رہو۔"

یعنی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف متوجہ نہ ہو، تمہاری تمام توجہ کا مرکز صرف اسلام ہو، یعنی صرف قرآن و حدیث پر یکسو ہو کر عمل کرو۔ فرقہ بندی سے بچو۔ فرقہ بندی بہت بُری چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقہ
لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ (انعام ۱۵۹) فرقہ بن گئے (اے رسولؐ) آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔"

فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور یقیناً اسے ہر شخص ناپسند کریگا لیکن اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں

آئی کہ دینی شخص جو فرقہ بندی سے بیزار ہے کیوں ان موجودہ فرقوں سے الگ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ "یہ تمہاری جماعت حقیقتاً ایک ہی جماعت ہے
اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ (مؤمنون ۵۲) اور میں تم سب کا رب ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو"

اللہ تعالیٰ ہم کو ایک جماعت دیکھنا چاہتا ہے تو پھر کیوں نہ ہم ایک جماعت بن جائیں۔ فرقے فرقے بنا لینا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو ہم کو اس سے بیزار ہونا چاہیے۔ قارئین کرام، سوچیے اختلاف اور فرقہ بندی کو ختم کرنے کی کیا صورت ہے۔ اگر آپ سنجیدگی سے غور کریں گے تو آپ خود اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کی بس ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنا دین صرف اسلام کو مانیں، فرقہ وارانہ مذاہب سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اسلام پر عمل کرنے کیلئے صرف قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں جو چیز قرآن و حدیث میں نہ ہو اس پر رائے زنی نہ کریں، نہ رائے زنی ہوگی نہ اختلافات ہوں گے جماعت المسلمین یہی دعوت لیکر کھڑی ہوئی ہے۔ آئیے، جماعت المسلمین کی دعوت قبول کیجیے اور اس کے ساتھ تعاون فرمایئے۔

جماعت المسلمین